بڑی مسرت کی بات ہے کہ ان کتابوں کی مفصل فہرست مرتب کی جا رہی ہے جو عنقریب شائع ہوگی اور ان کے علاوہ مختلف اقسام کے کاغذات کی جلدیں بھی زیر ترتیب ہیں ان کاغذات کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ صدہا عنوانات پر منقسم ہونگے۔

زیر تبصرہ کتاب میں انہی کاغذات میں سے چند ایک کے فوٹو عمدہ آرٹ پیپر پر شائع کیے گئے ہیں جو اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی متعالی مدظلہ العالی کے دور سے لے کر شاہجہاں بادشاہ کے عہد تک کے مختلف العنوان احکام، ناموجات، اور فرامین وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ دفتر کا یہ کارنامہ بے شبہ علمی و تاریخی اعتبار سے حد درجہ قابلِ قدر ہے، اور ہمیں امید ہے کہ وہ جلد اپنے وعدوں کی تکمیل کرکے ارباب علم و تحقیق کو زیادہ سے زیادہ ممنون کریگا۔

تاریخ جنوبی ہند از جناب محمود خاں صاحب محمود۔ ضخامت ۲۰۴۔ کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ے، علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ مولوی محمد اسحاق پبلشر و مالک مسلم بک ڈپو نیو مارکیٹ بنگلور سٹی۔

ہندوستان کے مورخین نے شمالی ہندوستان کی تاریخ جس شرح و بسط سے لکھی ہے جنوبی ہند کی تاریخ پر انہوں نے کچھ زیادہ توجہ نہیں کی، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ سلطان محمود غازیؒ کے بعد سے مغلیہ عہد سلطنت تک جو اسلامی حکومتیں ہندستان میں قائم ہوئیں اُن کی سیاسی معرکہ آرائیوں کا رُخ شمالی ہند کی طرف ہی رہا لیکن مسلمانوں کے ہندوستان میں سب سے پہلے قدم جنوبی سمت میں ہی میں آئے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے عہد ہائے مبارک میں یہاں برابر سرکاری حیثیت سے مسلمانوں کے وفد آتے رہے۔ یہاں تک کہ حجاج بن یوسف ثقفی کے زمانہ میں محمد بن قاسمؒ کے ہاتھوں سندھ پر مستقلاً فاتحانہ قبضہ ہوگیا۔ اس لیے ایک مورخ کے لیے ہندوستان کے ساتھ مسلمانوں کے سیاسی تعلق پر بحث کرتے وقت جنوبی ہند کی تاریخ کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اب تک اس موضوع پر اردو زبان میں کوئی مفصل کتاب موجود نہیں تھی ہم کو

خوشی ہے کہ محمود خاں صاحب محمود نے جو اپنی کئی مقبول کتابوں کی وجہ سے اُردو کے اہل قلم میں کافی روشناس ہو چکے ہیں۔ یہ کتاب لکھ کر ایک بڑی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

فاضل مصنف نے اس کتاب کو پانچ سال کے مسلسل مطالعہ کے بعد تحقیق و کاوش سے مرتب کیا ہے۔ شروع میں جنوبی ہند کی جغرافی حالت، قدیم تاریخ، اور یہاں کی قدیم قوموں کے حالات ان کی معاشرت، رسم و رواج اور اُن کے طرز حکومت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ پھر جنوبی ہند پر مسلمانوں کے حملوں اور یہاں کی اسلامی سلطنتوں کا حال لکھا ہے۔ اس کے بعد وجیانگر کی مفصل تاریخ ہے جس میں خاندان وجیانگر کے حکمرانوں کے تفصیلی حالات درج ہیں، پھر خاندان تلودا اور اس کے راجاؤں کا تذکرہ ہے۔ پھر خاندان ارا دید۔ جنوبی ہند میں مغلوں کی آمد، مرہٹے اور مسلمان خاندان انوری، ارکاٹ کی جنگ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ اصل کتاب یہاں پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جو ضمیمے ہیں وہ خود ایک مستقل تصنیف کا حکم رکھتے ہیں۔ اس میں سلطنتِ خداداد کے قیام اور پرتگالیوں، ڈچوں، انگریزوں اور فرانسیسیوں کے یہاں آنے کا ذکر ہے۔ کتاب میں متعدد مقامات کے فوٹو اور کئی ایک نقشے بھی ہیں۔

اس کتاب میں لائق مصنف نے صرف واقعات کے بیان کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ اصولِ فلسفہ تاریخ سے کام لے کر نتائج و اسباب کے بیان کرنے میں بڑی دیدہ ریزی سے کام لیا ہے۔ متعدد غلط تاریخی روایتوں پر تنقید کی ہے۔ اور جو کچھ لکھا ہے حوالہ اور سند کے ساتھ لکھا ہے۔ زبان سہل اور سلیس ہے لیکن معلوم نہیں فاضل مصنف فاعل کے ساتھ لفظ "نے" کا استعمال ہر جگہ کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔ اور بعض جگہ وہ ضمیر متکلم کے ساتھ غائب کا صیغہ لکھنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ مثلاً دیباچہ میں "میں نے یہ بھی لکھ آیا ہے" ص ۲۹۷، ۲۹۸۔ بہر حال کتاب پُر از معلومات، مفید اور اُردو لٹریچر میں قابلِ ستائش اضافہ ہے۔ اس کا مطالعہ ہندو اور مسلمان اور تاریخ کے عام طلبا، سب کے لیے سود مند ہوگا۔

قومی نظمیں | مرتبہ محمود علی خاں صاحب جامی تقطیع چھوٹی ضخامت ۵۶ صفحات کاغذ کتابت اور طباعت